دوستی کا حق

وکیل نجیب

نزد لال اُردو اسکول، مومن پورہ، ناگپور۔440018 (مہاراشٹر)

میں اسکول سے چھٹی لے کر اپنے ماما کی شادی میں گاؤں گیا تھا۔ ایک ہفتہ اسکول سے غائب رہنے کے بعد اسکول آیا تو مجھے کلاس میں کچھ کمی سی محسوس ہوئی۔ دراصل میرے سامنے بیٹھنے والا شہزاد اپنی سیٹ پر موجود نہیں تھا۔ درمیانی چھٹی میں میں نے اپنے دوست کیلاش سے پوچھا، ''آج شہزاد اسکول نہیں آیا۔''

کیلاش نے کہا، ''وہ گزشتہ پانچ دنوں سے اسکول نہیں آرہا ہے اور شاید اب آئے گا بھی نہیں۔''

''کیوں؟ کیا بات ہوئی؟''

''فٹبال کی پریکٹس کے وقت اس کا رمیش سے جھگڑا ہوگیا تھا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس نے شہزاد کو بہت مارا۔ اس کا بستہ پھینک دیا اور کپڑے بھی پھاڑ دیے۔ اس کے پتاجی آئے تھے ہیڈ ماسٹر صاحب سے شکایت کی۔ انھوں نے شہزاد کے پتاجی کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیا اور رمیش کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس لیے شہزاد کے پتاجی نے اسے گھر میں بٹھا لیا۔ اب وہ بھی اپنے پتاجی کے ساتھ سبزی کے ٹھیلے پر سبزیاں بیچنے جاتا ہے۔''

میں نے کہا، ''ارے یہ تو بہت برا ہوا غریب لڑکے کو اس طرح مارنا نہیں چاہیے تھا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کو اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے تھی۔''

کیلاش نے کہا، ''رمیش کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا اس کے دادا جی اسکول کے صدر ہیں۔ ان کی نوکری خطرے میں پڑ جائے گی۔''

''لیکن ایک غریب اور ذہین بچے کی زندگی برباد ہو رہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟''

''تم کو تو معلوم ہے رمیش کیسا خطرناک لڑکا ہے کوئی اس سے دشمنی لینے کی ہمت نہیں کرتا۔''

میں نے کہا، ''میں ہمت کروں گا، ایک ذہین لڑکے کی تعلیم کا سلسلہ ختم نہ ہونے پائے اس کے لئے میں رمیش سے ٹکراؤں گا۔''

''تم کیا کروگے؟''

''میں اس کے دادا جی سے اس کی شکایت کروں گا، وہ اپنے دادا جی سے بہت ڈرتا ہے اور اس کے دادا جی بہت نیک آدمی ہیں۔''

کیلاش نے کہا، ''اچھے سے سوچ لو۔ رمیش سے دشمنی مول لینا تمہارے لیے بہت خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔''

''میں ہر خطرے سے نمٹوں گا تا کہ ایک بچہ تعلیم

حاصل کر سکے، کچھ بن سکے۔''

اسکول سے چھٹی ہونے کے بعد میں گھر آیا اور شہزاد کی اچھائیاں، ذہانت اور کھیل کود میں اس کی عمدہ کارکردگی کو بیان کرتے ہوئے رمیش کی بری حرکتوں کی بابت ایک تفصیلی خط لکھا اور شام کے وقت رمیش کے گھر پہنچ گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس وقت اس کے دادا جی گھر میں ہی رہتے ہیں اور یہی وقت ہوتا ہے جب رمیش فٹبال کی پریکٹس کر کے گھر آتا ہے۔

میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو اس کے دادا جی سامنے بیٹھک کے کمرے میں بیٹھے ہوئے کوئی اخبار دیکھ رہے تھے۔ میں پرنام کر کے ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ حیرت سے میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا،''میرا نام شرد ہے میں اسکول میں رمیش کے ساتھ پڑھتا ہوں۔'' اتنا کہہ کر میں نے وہ تفصیلی خط دادا جی کے ہاتھ میں دے دیا۔ جیسے جیسے وہ خط پڑھتے جا رہے تھے ان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ جیسے ہی انھوں نے خط پڑھ کر ختم کیا بس اسی وقت رمیش گھر میں داخل ہوا۔ مجھے اپنے گھر میں دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا۔ دادا جی کے ہاتھ میں چٹھی موجود تھی اور غصے سے ان کا ہاتھ تھر تھر کانپ رہا تھا۔ رمیش معاملے کو سمجھ نہیں پایا۔ دادا جی کو نمستے کہہ کر وہ ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ دادا جی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے رمیش کے قریب گئے اور ایک زوردار طمانچہ اس کے گال پر مارا اور کہا،'' اپنی طاقت اور دولت کا غلط استعمال کر رہے ہو تم! شہزاد کو تم نے کیوں مارا؟''

''دادا جی وہ مجھ سے منہ زوری کر رہا تھا۔''

''اچھا! کھیل کے دوران کچھ کم زیادہ ہو جائے تو تم اسے مارو گے؟ ایک غریب لڑکے کی زندگی برباد کرنا چاہتے ہو تم۔ تم ابھی میرے ساتھ اس کے گھر چلو اور پیر پکڑ کر اس سے معافی مانگو۔ چلو میرے ساتھ۔'' اور پھر انھوں نے مجھ سے کہا،''تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔''

دادا جی نے اپنی کار نکلوائی اور ہم شہزاد کے گھر کی طرف چل دیے۔ جھونپڑ پٹی کی حد شروع ہوئی، رات ہو چکی تھی میں نے ایک جگہ کار رکوائی اور چند گلیوں کو پار کر کے ہم ایک جھونپڑے کے سامنے رک گئے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اندر ایک بلب جل رہا تھا۔ ایک کونے میں کھانے پکانے کا سامان رکھا ہوا تھا، دوسرے کونے میں ایک عورت سلائی مشین پر کپڑے سی رہی تھی۔ قریب ہی ایک لڑکی چٹائی پر بیٹھ کر کچھ پڑھ رہی تھی، جھونپڑے کے باہر شہزاد اپنے پتا جی کے ساتھ ہاتھ ٹھیلے کے پاس کھڑا ہوا تھا اور ہاتھ ٹھیلے کی سبزیاں اندر رکھنے میں اپنے پتا جی کی مدد کر رہا تھا۔ ہمیں دیکھ کر شہزاد اور اس کے پتا جی دونوں بہت حیران ہوئے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتے رمیش کے دادا جی شہزاد کے پتا جی کے قریب پہنچ گئے۔ انھوں نے شہزاد کے پتا جی کو مخاطب کر کے کہا،''بھائی جی۔ میں اس نالائق رمیش کا دادا ہوں اور اسکول کا صدر بھی ہوں۔ میرے پوتے نے تمہارے بیٹے کے ساتھ جو سلوک کیا ہے میں اس

کے لیے تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔ مجھے اور میرے پوتے کو معاف کردو۔'' اتنا کہہ کرانھوں نے رمیش کو اشارہ کیا۔ وہ آگے بڑھا اس نے شہزاد کو گلے لگا لیا اور رنجیدہ لہجے میں بولا، ''شہزاد مجھے معاف کردو، مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی اور بھگوان کے لیے اسکول آنا بند مت کرو۔ ہم سب کا مستقبل تعلیم سے ہی جڑا ہوا ہے۔ مجھے اپنی غلطی پر بہت افسوس ہے۔'' اتنا کہہ کر وہ شہزاد کے پتاجی کے پیروں کو چھو کر بولا، ''انکل جی اسے اسکول آنے سے مت روکئے۔ میں خود اس کی مدد کروں گا۔ میری غلط حرکت کے لیے مجھے بھی معاف کر دیجیے۔''

شہزاد کے پتا جی نے رمیش کو گلے سے لگا لیا اور کہا، ''اتنے بڑے آدمی مجھ ایسے غریب آدمی کے گھر معافی مانگنے آئے ہیں اس سے بڑی بات میرے لیے اور کیا ہوسکتی ہے، بیٹا جاؤ۔ شہزاد کل سے روزانہ اسکول آئے گا۔''

رمیش نے شہزاد سے ہاتھ ملایا پھر مجھ سے ہاتھ ملا کر بولا شردتم نے شہزاد سے اپنی دوستی کا حق ادا کیا ہے اور مجھے بھی اپنی غلطیوں کا احساس دلا دیا ہے، بہت بہت شکریہ۔

ہم لوگ کار میں بیٹھ کر وہاں سے واپس ہوگئے۔

OO

ہمارے نیشنل پارک اور وائلڈ لائف سینکچریز

از: ریحان احمد عباسی

سیر و سیاحت، بالخصوص جنگلات اور جنگلی جانوروں سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک بہترین تحفہ۔ ایک ایسی کتاب جس سے ہندوستان کی ۸۲ ریاستوں میں موجود جنگلی جانوروں کی ۵۳۱ تحفظ گاہوں کی بھرپور معلومات تو حاصل ہوتی ہی ہے، ضمناً پورے ملک کے جغرافیائی حالات کا بھی علم ہوجاتا ہے۔ ایک ایسی نادر کتاب جس سے بچوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی یکساں مستفید اور لطف اندوز ہوسکیں گے۔

تصاویر سے مزین، صفحات: ۱۳۲　　　　قیمت: ۵۰/ روپے

ناشر اردو اکادمی، دہلی